آبِ خنجر سے گلا جب شاہ کا تر ہو گیا ‎ ‎ پانی پانی اے سلامی! غم سے کوثر ہو گیا
نہر پر جب قتل، عباسِ دلاور ہو گیا ‎ ‎ رو کے شہ چلائے میں اب بے برادر ہو گیا
حیف ہے یارو، نہ دی اک بوند پانی کی اُسے ‎ ‎ جس کی خاطر کے لیے، دو ٹکڑے کوثر ہو گیا
حلق پر بے آب خنجر پھیر کر کہتا تھا شمر ‎ ‎ کیوں، حسینِ ابنِ علی! اب تو گلا تر ہو گیا
کہتی تھی بانو مری قسمت کی گردش دیکھنا ‎ ‎ گھٹنیوں چلنے نہ پایا قتل اصغر ہو گیا
دیکھ کر خیمے کی جانب رو دیا عباس نے ‎ ‎ مشک میں پیوست جب تیرِ ستم گر ہو گیا

ق

زعفر جن نے کہا، اے بادشاہِ کم سپاہ ‎ ‎ کیا شہیدِ ظلم، سب آقا کا لشکر ہو گیا
رو کے فرمایا شہِ دیں نے کہ لشکر اک طرف ‎ ‎ تیر اصغر کے لگا، اور قتل اکبر ہو گیا

ہو کے غش جب حضرت شبیر گھوڑے سے گرے ‎ ‎ مستعد تب قتل پر شمرِ ستم گر ہو گیا
دیکھ کر لاشے کو اکبر کے یہ بانو نے کہا ‎ ‎ حیف ہے، پیاسا تو بے جاں میرا دلبر ہو گیا
پوچھتی تھی راہ گیروں سے سکینہ شام میں ‎ ‎ کربلا میں دفن، فرزندِ پیمبر ہو گیا!

ق

روزِ عاشورہ ہلی قبرِ نبی جب وقتِ عصر ‎ ‎ ہا بپا یثرب میں برپا شورِ محشر ہو گیا
آئی صغرا قبر پر، اور عرض کی اے نانا جان ‎ ‎ کیا سفر میں حادثہ کچھ شاہِ دیں پر ہو گیا
آئی مرقد سے ندا، اللہ تجھ کو صبر دے ‎ ‎ گھر لٹا، خیمہ جلا، شبیر بے سر ہو گیا

شمر نے سرِ شاہ کا جب نذرِ حاکم کر دیا — دیکھ کر اس کو بہت شاداں ستمگر ہو گیا
فاطمہؑ لاشے پہ سرور کے یہ رو رو کہتی تھیں — ہائے پیاسا ذبح دریا پر تو دلبر ہو گیا

ق

تیر اصغرؑ کو لگا کر بولا شہ سے حرملہ — دور اب تو دل سے سرور، داغِ اکبرؑ ہو گیا
شہ نے فرمایا، رضائے حق پہ راضی ہے حسینؑ — زخم کا اکبرؑ کے مرہم، داغِ اصغرؑ ہو گیا

دیکھ کر گود اپنی خالی سب سے بانو کہتی تھی — لوگو بتلاؤ مجھے کیا میرا دلبر ہو گیا؟

جو ہوا بیمارِ اندوہِ شہِ دیں اے انیسؔ
اوجِ اصحابِ مسیحؑ، اس کو میسر ہو گیا